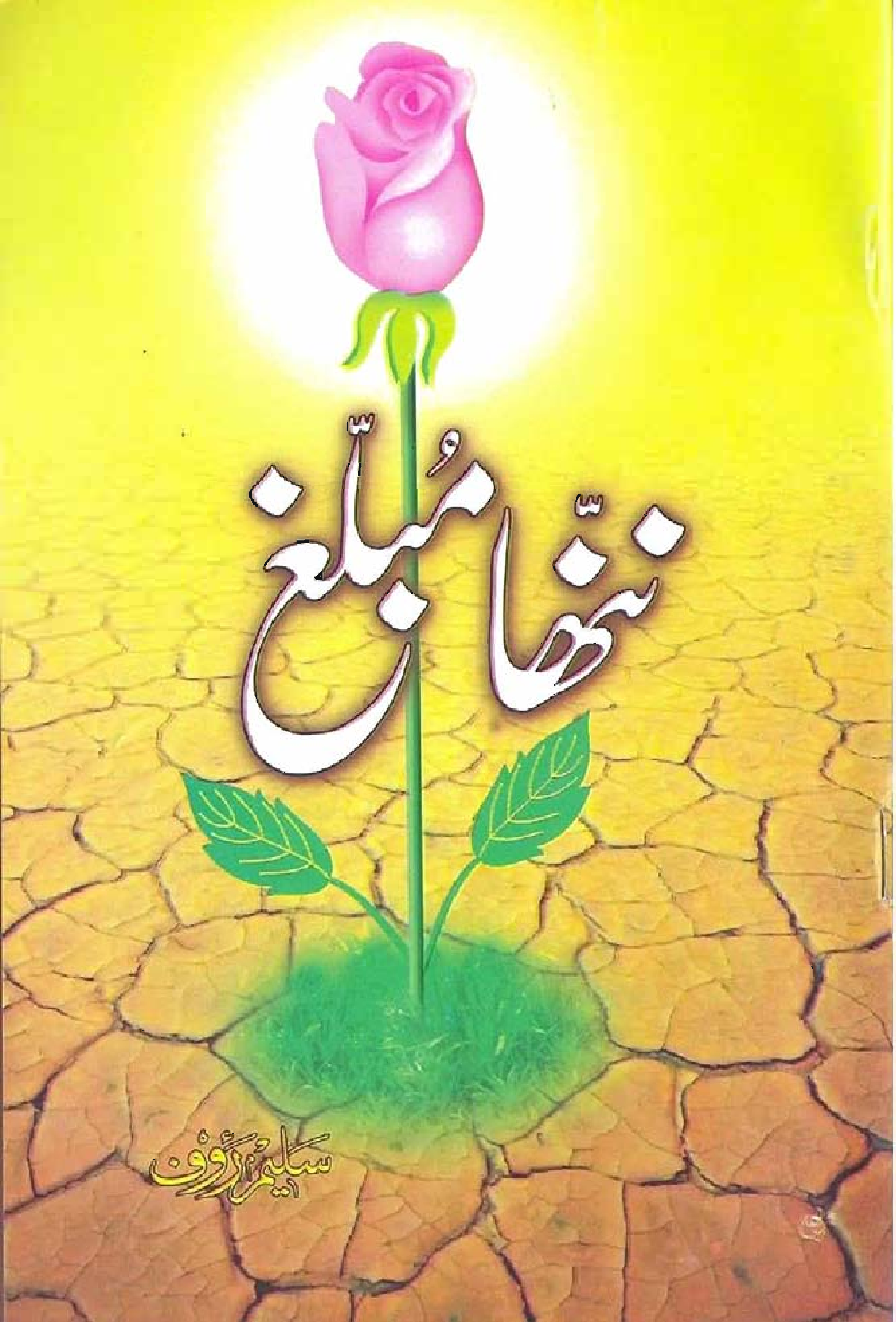
ننّھا مُبلّغ
سلیم رؤوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عطا اس کی قلم نامِ خدا سے میں چلاتا ہوں
نیا مفہوم ملتا ہے میں آگے لکھتا جاتا ہوں

اللہ بزرگ و برتر کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے مجھے یہ ننھی منی تحریریں لکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر ان میں اتنا اثر اور برکت دی کہ اب تک تقریباً ایک کروڑ افراد ان کا مطالعہ فرما چکے ہیں، مختلف زبانوں میں تراجم ہوئے، ہزاروں خطوط موصول ہوئے، لاکھوں بہن بھائیوں نے فون پر رابطہ کیا، ہزاروں خود تشریف لائے اور بتایا کہ کس طرح اللہ کی توفیق سے ان تحریروں نے انکی زندگی کا رخ بدلا۔

گوجرانوالہ: ''نمازِ جمعہ کے بعد مسجد کے باہر ایک صاحب ''ننھا مبلغ'' تقسیم کر رہے تھے۔ میں بھی لے کر گھر پہنچا۔ چھوٹی بیٹی نے پڑھنا شروع کیا تو سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اُسی وقت سب نے فیصلہ کیا کہ آئندہ اس گھر میں کبھی ٹی وی نہیں چلے گا''۔

لاہور: ''بسنت سے ایک دن پہلے 40 ہزار روپے کی ڈور اور پتنگیں خرید کر لایا تو ایک دوست نے ''واہ رے مسلمان'' پکڑاتے ہوئے بڑے پیار سے کہا ''بھائی! مہربانی فرما کر آج رات اسے پڑھ کر سونا''۔ پڑھتے ہی میرے تو تن بدن میں آگ سی لگ گئی، میں اُسی وقت ڈور اور پتنگیں واپس کرنے چلا گیا۔ دوکاندار کہنے لگا اب آدھی قیمت پر واپس لوں گا۔ میں نے اس سے 20 ہزار روپے لئے اور قریبی مسجد میں جمع کروا دیئے''۔

سیالکوٹ: ''صبح اٹھا تو حیران رہ گیا کہ بچوں نے ڈور اور پتنگوں کو صحن میں آگ لگائی ہوئی تھی۔ بیوی نے بتایا کہ رات کو ''واہ رے مسلمان'' پڑھ رہے تھے۔ میں نے اُسی وقت فیصلہ کیا کہ ایسی پُر اثر تحریر ہر گھر میں ہونی چاہیے۔ آپ مجھے 20 ہزار کتابچے ابھی بھیج دیں''۔

فیصل آباد: ''سلیم بھائی! تمام کتابچوں کے 500 سیٹ ابھی بھیج دیں۔ کل ایک دوست کی شادی ہے۔ میری خواہش ہے کہ میرج ہال کے گیٹ پر ہر مہمان کو ایک ایک سیٹ لفافے میں پیک کر کے تحفہ دوں''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہاولپور: ''بھائی! اتنا لمبا سفر کر کے صرف آپ کو مبارک باد دینے آیا ہوں یقیناً آپ سن کر خوش ہوں گے کہ پچاس سال تک داڑھی مونڈتا رہا مگر ''شیطان سے انٹرویو'' پڑھنے کے بعد اب اللہ کے فضل سے داڑھی رکھ لی ہے''۔

لیہ: ''بھائی جان! اللہ کی توفیق سے آپکی تحریر ''اندر جانا منع ہے'' نے میری اور میری کزن کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ الحمدللہ! اب ہم دونوں پردے کا بہت خیال رکھتی ہیں اور ہر نماز کے بعد آپکے لئے دعا کرتی ہیں''۔

کویت: ''ایک دوست کو کتابچے دیئے تو مسکرا کر کہنے لگا! ''یہ تو میں دورانِ قید سنٹرل جیل کویت میں پڑھ چکا ہوں جہاں یہ قیدیوں کیلئے عربی اور انگریزی تراجم میں بھی موجود تھے''

سعودی عرب: ''ننھا مبلغ'' پڑھتے ہی ارادہ کیا کہ پاکستان جاتے ہی آپ سے ملاقات کروں گا۔ آپ سن کر حیران ہوں گے کہ اب تک تقریباً ایک لاکھ فوٹو کاپیاں جدّہ شہر کے ایک ایک دفتر، دکان اور گھر میں تقسیم کر چکا ہوں''۔

ہندوستان: ''سلیم بھائی! دو ہزار کتابچے بذریعہ ڈاک اتر پردیش بھیج دیں۔ 23 تاریخ کو ایک شادی میں تقسیم کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید لکھنے کی توفیق عطا فرمائے'' (آمین)

امریکہ: ''بھائی جان! دس ہزار روپے بھیج رہی ہوں۔ آپ یہ کتابچے کسی مناسب جگہ تقسیم فرمادیں تاکہ لوگوں کی اصلاح ہو اور یہ کام میرے لئے صدقہ جاریہ بنے''۔ (آمین)

لندن: ''بھائی آپ کو مبارک ہو کہ میں ابھی ایک بڑے اجتماع سے واپس آ رہی ہوں جہاں الحمدللہ آپ کی تحریر ''اور میں مر گیا'' پڑھ کر سنائی گئی، جسے لوگوں نے بہت پسند کیا''۔

اللہ تعالیٰ اُن تمام بہن بھائیوں کے مال، جان اور اولاد میں برکت دے جنہوں نے ان تحریروں کی تقسیم میں خصوصی دلچسپی لی۔ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے اور میرے والد گرامی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے جو 14 مئی 2005 کی صبح لیاقت باغ گوجرانوالہ سے سیر کر کے گھر تشریف لا رہے تھے کہ اچانک چاند گاڑی لگنے سے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

محتاجِ دعا و اصلاح
سلیم عفی
0300-6404457
0321-6404457

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ننّھا مبلّغ

باپ: مُنّے! ہوش کے ناخن لو..... یہ کسے اندر لا رہے ہو.....؟ گھر میں تمہاری ماں اور بہنیں موجود ہیں..... اتنی احمقانہ حرکت کہ ایک اجنبی شخص کو منہ اُٹھائے اندر لے آئے۔ گیٹ کے ساتھ ہی گھنٹی کا بٹن ہے، اُسے دبانے کی بھی تمہیں توفیق نہ ہوئی۔

بیٹا: ابا جان! (بڑی معصومیت کے ساتھ) اس سے کیا فرق پڑتا ہے.....؟

باپ: ارے احمق! کسی غیر آدمی کو گھر لانا ہو تو عورتوں سے کہتے ہیں کہ دوسرے کمرے میں چلی جائیں یا پردہ کر لیں۔

بیٹا: ابا جان! بجا فرمایا آپ نے کہ کسی غیر محرم نوجوان کو یوں گھر لے آنا بہت ہی بُری حرکت ہے..... مگر اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ تدبیر سجھائی۔ ابا جان! رات کو آپ دفتر سے تشریف لاتے ہی ٹی وی لگاتے ہیں تو اچانک کوئی نہ کوئی غیر محرم نوجوان پتلون شرٹ پہنے باقاعدہ میک اپ کیے ہوئے ٹی وی سکرین پر نمودار ہو کر ہمارے گھر آ جاتا ہے۔ ابا جان! اس وقت بھی گھر میں امی جان، بھابی اور بہنیں موجود ہوتی ہیں۔ اس وقت تو آپ نے انہیں کبھی نہیں کہا کہ دوسرے کمرے میں چلی جائیں یا پردہ کر لیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ: مُنّے! کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ اس میں اطلاع کی کونسی بات ہے یا پردہ کرنے کی کیا ضرورت ہے.....؟ ٹی وی والے کونسا انہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں؟

بیٹا: ابا جان! مگر میری امی اور بہنیں تو انہیں دیکھ رہی ہوتی ہیں۔

باپ: مُنّے کی ماں! سُن لو اپنے اس نابالغ مُلّاں کی تقریر، یہ سب تمہارے بے جا لاڈ پیار کا نتیجہ ہے۔ روزانہ دفتر جانے سے پہلے طوطے کی طرح تمہیں پڑھا کر جاتا ہوں کہ اپنے اس لاڈلے کا دھیان رکھا کرو۔ یہ صبح نماز پڑھنے جاتا ہے اور دن چڑھے واپس آتا ہے، تم چپکے سے کہہ دیتی ہو "درس سننے بیٹھ گیا ہوگا"۔ اب دو جواب اپنے اس "مذہبی جنونی" کے سوال کا.....؟ باپ سے بات کرنے کا سلیقہ آتا نہیں اور بننے چلا ہے "ننھا مبلغ"..... بے ادب کہیں کا.....!

بیٹا: میرے پیارے ابا جان! اللہ نہ کرے میری زندگی میں وہ دن آئے کہ میں آپ کے ساتھ بے ادبی سے پیش آؤں۔ آپ تو میرے لیے جنت کا سب سے بہترین دروازہ ہیں۔ سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا "والد جنت کا سب سے بہترین دروازہ ہے۔ لہذا اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کرلو یا اس کو محفوظ کرلو"۔ (ترمذی)

ابا جان! میں تو یہ بھی نہیں چاہوں گا کہ آپ کے سامنے اونچی آواز میں بولوں اور اللہ نہ کرے کہ جنت کے سب سے بہترین دروازے سے محروم کر دیا جاؤں۔ پھر الحمد للہ مجھے وہ حدیث بھی اچھی طرح یاد ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے"۔ (ترمذی) لہذا میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ آپ کو ناراض کر کے اپنے رب کو ناراض کروں۔ اللہ نے چاہا تو زندگی کے آخری دن تک آپ کو کبھی ناراض ہونے کا موقع نہیں دوں گا۔

تو بات ہو رہی تھی کہ ٹی وی والے کونسا ہمیں دیکھتے ہیں، جبکہ میرا موقف یہ ہے کہ امی اور بہنیں تو انہیں دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ ابا جان! آپ شاید مجھے چھوٹا سمجھ کر میری بات ردّ کر دیں اس لیے میں آپ کو ان کی بات سناتا ہوں جن کی بات کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی کوئی طاقت رد نہیں کر سکتی ۔ اگر رحمت دو عالم ﷺ میرے حق میں فیصلہ فرما دیں تو پھر..... ''اِدھر فرمان محمد ﷺ ہو، اُدھر گردن جھکائی ہو.....''

ابا جان! ایک دن دورانِ درس عبد اللہ صاحب فرما رہے تھے اور اسی دن سے یہ بات میرے ذہن میں نقش ہے کہ تمام مومنوں کی ماں ''حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی ۔آپ ﷺ کے پاس اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی بیٹھی ہوئی تھیں ۔ اتنے میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن اُمِ مکتوم (نابینا صحابی) تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم دونوں اس سے پردہ کرو''۔ہم نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ یہ تو اندھے ہیں، نہ ہم کو دیکھتے ہیں نہ پہچانتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا!'' کیا تم بھی اندھی ہو؟ تم تو اسے دیکھ رہی ہو''۔(ابوداؤد)

ابا جان! اب آپ ہی انصاف فرما دیجیے، اگر ٹی وی والے ہمیں نہیں دیکھتے تو ہماری مائیں اور بہنیں تو انہیں دیکھ رہی ہوتی ہیں ۔فرق صرف اتنا ہے کہ وہ بڑا دھوکے باز.....وہ شیطان یہ بات ہمارے ذہن میں آنے نہیں دیتا کہ یہ فلم یا ڈرامہ اس قابل نہیں کہ اپنی بہو، بیٹیوں یا بہنوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھا جائے بلکہ الٹا تسلی دیتا ہے کہ جم کر دیکھو اور خوب لطف اُٹھاؤ، یہ پاس بیٹھی تیری ماں، بہن، بہو اور بیٹی، یہ تو گونگی، بہری اور اندھی ہیں ۔ان کو اس سے کچھ سروکار نہیں کہ سامنے سکرین پر کیسے غلیظ اور گندے مناظر چل رہے ہیں ۔ابا جان! میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ یہ سب شیطان مردود کا چلایا ہوا چکر ہے اور یہ شیطان کی ایک چال ہے۔

ابا جان! شروع میں جب اس ٹی وی کے سیاہ قدم ہمارے گھر میں پڑے تو مجھے اچھی طرح یاد ہے اور یقیناً آپ کو بھی یاد ہو گا کہ اس کے گھر کے اندر آتے ہی آپ نے یہ فرمان جاری کیا تھا کہ خبر نامہ اور زیادہ سے زیادہ پاکستانی ڈرامہ، اس سے زیادہ دیکھنے کی اجازت نہیں ہو گی ۔ رہا انڈین چینل .....اس کا تو آپ کی موجودگی میں دیکھنے کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔اُس وقت حالت یہ تھی کہ اگر کسی بچے سے اچانک کوئی دوسرا بٹن دب جاتا تو سارے گھر میں شور برپا ہو جاتا.....''بند کرو، بند کرو، کہیں ابو نہ آجائیں''۔ مجھے یہ بھی اچھی طرح یاد ہے کہ شام ہوتے ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبھی محلے والے ہمارے گھر میں جمع ہو جاتے، اس لیے کہ اس کام کی ابتداء ہمارے گھر سے ہوئی اور اب پورے محلے میں پھیلے ہوئے اس ''گناہ جاریہ'' میں ہمارا اچھا خاصہ حصہ بنتا ہے۔

ابا جان! آپ کی غیر موجودگی میں سب بیٹھ کر انڈین گانوں کا پروگرام ''چترہار'' دیکھتے تھے۔ جونہی آپ کی انگلی گھنٹی کے بٹن کو چھوتی، فوراً چینل تبدیل کر دیا جاتا۔ اتنا خوف اور دبدبہ تھا کہ کہیں آپ کو پتہ نہ چل جائے۔ مگر ابو.....! آج کیا ہو گیا ہے.....؟ اب تو ہماری چھت پر اتنی بڑی ڈش لگی ہوئی ہے اور گھر میں ہر روز نئی فلم آتی ہے، وہ بھی ان کی جو کشمیر میں ہماری ماؤں اور بہنوں کی عصمتیں تار تار کر رہے ہیں۔ اِنہی کے مظالم کے خلاف ہم ہڑتال کرتے ہیں، چند ٹائروں کو آگ لگائی اور اپنے ہی آنے جانے والوں کا منہ کالا کیا۔ سکول، دفتر، کارخانے اور دکانیں بند کر کے ہم انہی ظالموں کی فلمیں لگائے ہڑتال منا رہے ہوتے ہیں۔ پھر ان فلموں میں انتہا درجے کے گندے گیت، اتنے عریاں اور حیا سوز مناظر کہ سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن آج..... آج امی، بھابی، بہنیں اور بھائی سبھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر اتنی گندی فلمیں دیکھتے ہیں کہ اللہ کی پناہ .....اب کہاں گیا آپ کا وہ فرمان کہ صرف خبرنامہ اور پاکستانی ڈرامہ.....؟ کہاں گیا وہ رعب اور دبدبہ.....؟

ابا جان! جب سب گھر والے بیٹھ کر انڈین فلم یا اسٹیج ڈرامہ دیکھ رہے ہوتے ہیں اور میں ساتھ والے کمرے میں بیٹھا پڑھ رہا ہوتا ہوں تو اتنا کُڑھتا ہوں کہ دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اللہ کی قسم! گانے بجانے اور قہقہوں کی آوازیں سن کر کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جیسے کوئی میرے دماغ پر ہتھوڑے سے ضربیں لگا رہا ہو پھر جب سونے لگتا ہوں تو حبیب کبریا رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان یاد آ جاتا ہے تو خوف سے کانپ اٹھتا ہوں کہ ''آخری زمانے میں اس امت کے کچھ لوگوں (کی شکلوں) کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ کیا وہ لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں'' آپ ﷺ نے فرمایا ''کیوں نہیں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ وہ روزے رکھتے ہوں گے، نمازیں بھی پڑھتے ہوں گے اور حج بھی ادا کرتے ہوں گے''۔ پوچھا گیا آخران کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے کی وجہ کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ گانے بجانے کے آلات، دف اور ناچنے گانے والیاں اپنا لیں گے۔ پھر شراب، شباب اور کھیل تماشے (فلموں اور ڈراموں) میں اپنی راتیں گزاریں گے اور اس حال میں صبح کریں گے کہ ان (کی صورتوں) کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنادیا جائے گا''۔ (اغاثۃ اللھفان ج 1 ص 265)

ابا جان! مجھے یقین ہے کہ جس طرح موت برحق ہے اسی طرح امام الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تمام ارشادات برحق ہیں۔ اس لیے میں صبح اُٹھتے ہی آئینے میں اپنا چہرہ دیکھتا ہوں اور نبی ﷺ کی سکھلائی ہوئی دُعا

اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔

(اے اللہ! آپ نے جیسے میری صورت اچھی بنائی میری سیرت بھی اچھی بنا دیجیے)

پڑھ کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ پروردگار نے میرے چہرے کو صحیح سلامت رکھا۔

ابا جان! کیا کسی مسلمان نے فلم یا ڈرامہ دیکھتے ہوئے سوچا کہ اللہ نہ کرے اگر اسی دوران اُسے موت نے آگھیرا تو کیا بنے گا.....؟ کس حال میں پیش کیا جائے گا اللہ کے سامنے.....؟ یا اللہ نہ کرے کہ کوئی صبح اُٹھے اور اس کا چہرہ بندر اور خنزیر کی شکل میں تبدیل ہو چکا ہو تو کیا منہ دکھائے گا فرش والوں کو اور عرش والے کو...؟ کبھی سوچا کہ کتنی ذلت اور رسوائی ہوگی دنیا و آخرت میں.....؟

ابا جان! پھر ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اس ٹی وی کے ذریعے بہت سے مقدس رشتوں کی تذلیل کی جارہی ہے۔ ایک فلم یا ڈرامے میں ایک عورت کسی کی ماں ہوتی ہے تو دوسری جگہ وہی عورت اس کی بیوی ہوتی ہے، کبھی بہن ہوتی ہے اور کبھی محبوبہ، کیا یہ انسانیت ہے.....؟ اکثر ڈراموں میں میاں بیوی اور بہن بھائی آپس میں ایک دوسرے کو ''یار'' کہہ کر مخاطب ہوتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی اچھے بھلے پڑھے لکھے اور بظاہر دین دار گھرانوں کے میاں بیوی اور بہن بھائی آپس میں ایک دوسرے کو ''یار'' کہہ کر پکارتے ہیں۔ دیکھ لیں کس طرح اس ٹی وی کے ذریعے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل احترام اور پاکیزہ رشتوں کے تقدس کو پامال کیا جارہا ہے اور پھر نہایت ڈھٹائی کے ساتھ اس سارے لچر پن کو ثقافت کا نام دے کر فخر کیا جارہا ہے۔ اگر یہی ثقافت ہے تو میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ یہ انتہائی مکروہ، غلیظ اور عذاب الٰہی کو دعوت دینے والی ثقافت ہے.....لعنت ہو ایسی ثقافت پر.....ایسی ثقافت پر کوئی بدکردار ہی فخر کر سکتا ہے.....الحمد للہ ہماری ثقافت وہ ہے جو چودہ سو برس قبل سرور کائنات ﷺ نے مدینہ طیبہ میں رواج دی تھی، جس میں عورت کی عزت اور حرمت کی حفاظت تھی، بے حرمتی اور بدکاری نہ تھی۔ عورت کو شرم وحیا حاصل تھی۔ لیکن آج کسی بہو بیٹی کی عزت محفوظ نہیں۔

ابا جان! یہ بھی اس ٹی وی کی مہربانی ہے کہ سارا دن رنگ برنگی صورتیں دیکھ دیکھ کر خاوند کو بیوی اچھی نہیں لگتی اور بیوی کو شوہر برُا لگتا ہے۔ تقریباً ہر ڈرامے میں عورت کو اپنے خاوند کے منہ پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے دکھایا جاتا ہے اور خاوند کو معمولی سی بات پر بیوی کو طلاق دینے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ بچے اپنے والدین کی بجائے ٹی وی ڈراموں اور کارٹونوں سے محبت کرتے ہیں۔ اس کی مثال ہمارے محلے کا وہ لڑکا ہے جسے آپ بھی جانتے ہیں کہ پچھلے دنوں اس کے والد صاحب فوت ہوئے تو ان کی میت ابھی گھر پڑی تھی کہ وہ اپنے دوست کے گھر ڈرامہ دیکھنے چلا گیا۔ دوست نے دیکھا تو حیرانی سے پوچھا ''بھائی! تمہارے والد صاحب ابھی فوت ہوئے ہیں اور تم یہاں ڈرامہ دیکھنے آئے ہو''.....وہ کہنے لگا! ''گھر ابو کی لاش پڑی ہے اس لیے تمہارے گھر چلا آیا کہ کہیں ڈرامے کی قسط نہ چھوٹ جائے''۔

ابا جان! یاد ہے، ایک دن آپ میرے سکول تشریف لائے تو پرنسپل صاحبہ راؤنڈ پر تھیں۔ آپ سٹاف روم کی طرف گئے تو وہاں بیٹھی تمام ٹیچرز ڈش پر رنگا رنگ پروگراموں سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک لیڈی ٹیچر سگریٹ پی رہی تھیں۔ میں حیران تھا کہ آپ نے اس بات کا کوئی نوٹس نہ لیا، صرف اس لیے کہ وہ آپ کا پسندیدہ سکول ہے۔ جس کا تذکرہ آپ اکثر تمام رشتہ داروں اور دوستوں میں بڑے فخر سے کرتے ہیں کہ میرا بچہ تو فلاں سکول میں پڑھتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ درسِ قرآن کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا اور اس چھوٹی عمر میں مجھے اتنی سمجھ عطا فرمائی کہ اچھے اور بُرے میں تمیز کر سکوں ورنہ آج میں بھی بے راہ روی کا شکار ہو چکا ہوتا۔ میری تو دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان بچے اور بچی کو ایسے تعلیمی ادارے اور ایسے گندے ماحول سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

باپ: اچھا اب بہت ہو چکی.....! بند کرو یہ اپنا خطبہ اور یہ وعظ.....زیادہ مولوی بننے کی کوشش نہ کرو۔ کتنی دفعہ تمہیں سمجھایا ہے کہ اپنی عمر کے مطابق باتیں کیا کرو۔ چخ چخ تو تم نے بڑی لگا رکھی ہے، ذرا یہ تو بتاؤ! یہ ٹی وی آیا کس کی فرمائش پر تھا.....؟ تم لوگ ہی ڈرامہ دیکھنے دوسرے محلے جاتے تھے۔ تمہارا ہی ''بھلا'' کیا کہ تمہارے لیے گھر میں ہی بندوبست کر دیا۔ اب الٹا مجھے ہی الزام دے رہے ہو۔

بیٹا: ابا جان! یہ بات تو بجا ہے کہ پہلے میں بھی تھوڑا بہت اس کام میں ملوث تھا، لیکن رب ذوالجلال نے جلد ہی اپنے فضل سے مجھے سمجھ عطا فرمائی۔ اب گانے، بجانے اور فلموں سے مجھے وحشت ہوتی ہے۔ اب تو الحمد للہ پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرتا ہوں، قرآن پاک بھی ترجمے کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا ہے، سکول کی پڑھائی بھی خوب جی لگا کر کرتا ہوں اور ساتھ ہی دعا بھی کرتا ہوں کہ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور میرا سینہ اسلام کے لیے کھول دے۔ ابا جان! میرے اللہ نے چاہا تو عنقریب آپ کو ایک سچا مسلمان اور ایک اچھا آفیسر بن کر دکھاؤں گا۔

ابا جان! رہی یہ بات کہ بچے دوسروں کے گھر ٹی وی دیکھنے جاتے تھے اس لیے آپ ٹی وی خرید کر گھر لے آئے.....کم از کم میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ یہ بہت کمزور دلیل ہے۔ پورے ملک میں آپ کسی سے پوچھ لیں کہ بھائی! آپ اپنی اولاد کے رویے سے اتنے تنگ ہیں اور جانتے بھی ہیں کہ ان ڈراموں اور فلموں نے ہماری نوجوان نسل کے اخلاق اور ایمان کو تباہ کر دیا ہے.....پھر اس ''ٹی بی'' کو گھر کیوں لائے.....؟ تو سب کے پاس بس ایک ہی رٹا رٹایا جواب ہوتا ہے ''جناب کیا کریں جی تو نہیں چاہتا تھا.....آخر ہم بھی مسلمان ہیں اور اس منحوس کے نقصانات سے بخوبی آگاہ ہیں مگر کیا کریں بچے دوسروں کے گھروں میں جاتے تھے، مجبوراً اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامراد کو گھر لانا پڑا۔

ابا جان! ڈرتا ہوں کہیں مجھ سے کوئی گستاخی نہ ہو جائے..... میری اس بات پر ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمایئے گا..... آپ فرماتے ہیں کہ بچے باہر دیکھنے جاتے تھے اس لیے میں ٹی وی خرید کر گھر لے آیا۔ میرے پیارے ابا جان! آپ کے علم میں ہے کہ بڑے بھیا گھر میں نہیں مگر باہر سگریٹ پیتے ہیں..... لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ نے سگریٹ کے پیکٹ لا کر الماری میں رکھ دیے ہوں کہ لو بیٹا! تم باہر پیتے ہو، میں نے تمہارے لیے گھر میں ہی سگریٹوں کا بندوبست کر دیا ہے۔

ابا جان! صرف آپ ہی نہیں کوئی باپ ایسا نہیں کرتا، اس لیے کہ سگریٹ سے اولاد کی صحت خراب ہوتی ہے۔ کتنا فکر ہے اولاد کی صحت کا اور جس چیز سے اولاد کا ایمان خراب ہو رہا ہے..... اخلاق تباہ ہو رہا ہے..... آخرت برباد ہو رہی ہے..... اس کی ہمیں پرواہ تک نہیں۔ الٹا ایسی خطرناک بیماری کو اپنی محنت سے کمائی ہوئی دولت سے خرید کر اپنے اپنے گھروں کو جہنم بنایا ہوا ہے۔ بلکہ عبداللہ صاحب فرما رہے تھے کہ ''عنقریب ڈش سے زیادہ خطرناک ایک اور بیماری عام ہونے والی ہے جس کا نام ''کیبل'' ہے اور یہ تمام خباثتوں کی ماں ہوگی۔ جس کے عام ہوتے ہی معاشرے میں حیا نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی..... اور یاد رکھنا.....! جس گھر میں یہ کیبل داخل ہوگی وہاں سے غیرت اور ایمان کا جنازہ نکال کر دم لے گی''۔

ابا جان! جب بھی یہ بات میرے ذہن میں آتی ہے تو اللہ کے خوف سے کانپ اُٹھتا ہوں کہ کل جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ پوچھیں گے اور ضرور پوچھیں گے کہ بتاؤ میری دی ہوئی دولت کہاں کہاں خرچ کی.....؟ تو ہم میں سے کس کو جرأت ہوگی کہ اللہ کے سامنے کھڑا ہو کر بتائے کہ میں نے اتنی مالیت کا ٹی وی، اتنی مالیت کا وی سی آر اور ڈش وغیرہ خریدے۔ کتنی ذلت اُٹھانی پڑے گی اس وقت.....؟ افسوس.....! نیکیاں مفت ملتی ہیں..... کوئی لینے کو تیار نہیں اور بُرائی کے لیے کتنی بھاری قیمت ادا کر کے اپنے اپنے گھروں کو جہنم بنایا ہوا ہے۔

باپ: مُنّے.....! یار تمہاری باتیں کچھ کچھ میری سمجھ میں آ رہی ہیں..... کہتے تو تم ٹھیک ہو.....

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر تمہارے دوسرے بہن بھائیوں کا کیا کروں.....؟ ٹی وی تو جیسے ان کی رگوں میں خون کی طرح رچ بس چکا ہے۔

بیٹا: ابا جان! اب تو واقعی کچھ مشکل پیش آئے گی.....ایک وقت تھا.....اس وقت اگر ہم بچوں کے ذہن میں یہ بات ڈال دی جاتی کہ یہ خطرناک چیز ہے، اس کے قریب نہ جانا تو مجھے سو فیصد امید ہے کہ ہم میں سے کوئی بچہ اس کے قریب نہ پھٹکتا۔ دیکھیں ناں ایک سمجھدار بچہ بجلی کی تار یا سوئچ بورڈ کے قریب جانے سے ڈرتا ہے حالانکہ اسے کبھی کرنٹ لگنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ وجہ یہ ہے کہ شروع دن سے جب بھی وہ ادھر جانے لگا، ماں باپ نے چیخ کر کہا۔ بیٹا! ادھر نہ جانا.....اس میں کرنٹ ہے.....اس سے آدمی مرجاتا ہے لہذا آج بھی بچہ اس کے قریب جانے سے ڈرتا ہے۔ اسی طرح اگر والدین ٹی وی کو اپنے بچے کیلئے نقصان دہ سمجھتے اور شروع دن سے اس کے ذہن میں یہ بات بٹھا دیتے کہ بیٹا! اس کے قریب نہ جانا تو بچہ بجلی کی تار اور سوئچ بورڈ کی طرح ٹی وی سے بھی ویسے ہی خطرہ محسوس کرتا.....اس سے دور رہتا اور آج والدین کو پچھتانا نہ پڑتا۔

میں جانتا ہوں کہ بہت سے لوگ میری ان باتوں کو انتہا پسندی، تنگ نظری اور پتھروں کے دور کی باتیں قرار دیں گے۔ لہذا میں ان کو ایک ترقی پسند، ماڈرن اور روشن خیال امت کے لیڈر کی بات سناتا ہوں۔ ابا جان! ابھی چند دن پہلے اخبار میں خبر چھپی جسے پڑھ کر خوشی سے بے اختیار میری زبان سے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ بلند ہوا۔ خبر یہ تھی کہ امریکی صدر بل کلنٹن ایک سکول کے دورے پر گئے، جہاں انہوں نے بچوں کے والدین سے خطاب کرنا تھا۔ دوران خطاب فرمانے لگے ''میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر آپ اپنے بچوں کو ایک اچھا انسان بنانا چاہتے ہیں تو انہیں ٹی وی سے دور رکھیں''۔

میری ٹی وی دیکھنے والے تمام بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ ان کی نظر میں اگر تمام جہانوں کے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی تو کم از کم اپنے مغربی آقا کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے گھروں سے اس ٹی وی کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھے طریقے سے رخصت کر دیں تا کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم کا ایندھن بننے سے بچا سکیں۔ پھر ظلم کی انتہا ہے کہ جن سے یہ بیماری اور اس کے خطرناک جراثیم ہمارے ہاں منتقل ہوئے، انہوں نے تو اس کے نقصانات کا اندازہ لگا کر علاج شروع کر دیا ہے جبکہ ہماری بدقسمتی کہ ہم نے آج تک اسے گلے لگایا ہوا ہے۔

باپ: اچھا.....! تو تم سارا قصور والدین کا ثابت کرنا چاہتے ہو۔

بیٹا: اللہ کی پناہ! ابا جان میں کون ہوتا ہوں ماں باپ کو قصوروار ٹھہرانے والا..... لیکن آپ ذرا غور فرمائیں.....! ایک بچہ پیدا ہوا مسلمان گھرانے میں، مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ پورے گھر میں کسی کو اذان کہنا نہیں آتی۔ امام صاحب کو مسجد سے بلا کر بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت دہرائی جاتی ہے۔ یعنی اس کے دنیا میں تشریف لانے کے چند لمحے بعد اس کے کانوں میں یہ صدا بلند کی جاتی ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے..... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں..... محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں..... آؤ نماز کی طرف..... آؤ کامیابی کی طرف..... اللہ سب سے بڑا ہے ..... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں..... ابا جان! آواز تو یہ محلے کے امام صاحب کی تھی لیکن درحقیقت یہ اللہ کی پکار تھی جو اس بچے کے دنیا میں آنے کے چند لمحے بعد اس کے کانوں تک پہنچائی گئی۔

اب دیکھیں ناں.....! بچے نے خود تو نہیں کہا کہ میرے کانوں میں اذان کہو، یہ تو اس کے والدین نے اس پر احسان کیا۔ لیکن اس دن سے لے کر مرتے دم تک اس کے کان جو سنتے ہیں، وہ کچھ اس طرح کے الفاظ ہیں ”کِنّے کِنّے جاناں اے .....دے گھر“۔ پھر ساری عمر وہ بچہ اسی گھر کی تلاش میں گلی کوچوں میں مارا مارا پھرتا ہے اور اتنے چکر لگاتا ہے کہ انہی خوبیوں کی بدولت علاقے کے لوگوں میں ”جہاز“ کے لقب سے مشہور ہو جاتا ہے اور شاید اسی قسم کی اولاد کے بارے میں ریڈیو، ٹی وی اور اخبار واویلا کرتے ہیں کہ ”بچے دو ہی اچھے“ حالانکہ اگر بچوں کی تربیت قرآن وسنت کے مطابق کی گئی ہو تو پھر..... ”بچے سب ہی اچھے“.....

ابا جان! ماں باپ نے یہ تو بڑا احسان کیا کہ بچے کے کہے بغیر ہی اذان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے والے کا بندوبست کر دیا مگر بعد میں یہ ڈیک، ٹی وی، وی سی آر اور ڈش..... یہ کس کا احسان ہے.....؟

شاید میں اپنی بات صحیح طریقے سے بیان نہ کر سکوں لہٰذا دیکھتے ہیں کہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔ (بخاری)

ابا جان! ایک اور بات..... آپ اکثر بڑی باجی کے کمرے میں جاتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ کمرے میں اداکاروں کی کتنی تصویریں لگی ہوئی ہیں۔ آپ نے کبھی پوچھا کہ یہ سب کیا بیہودگی ہے.....؟ میں اکثر سوچتا ہوں کہ اگر کسی کی بہن یا بیٹی کے سکول بیگ یا ہینڈ پرس سے محلے کے کسی لڑکے کی تصویر نکل آئے تو فساد برپا ہو جاتا ہے..... قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے..... لیکن ابا جان! یہ کیسا ظلم ہے کہ آج تقریباً ہر کسی کی بہن یا بیٹی کے کمروں میں بلکہ ان کی کتابوں اور کاپیوں میں ہندو ایکٹروں اور کھلاڑیوں کی تصویریں ہوتی ہیں۔ اس پر کسی کی غیرت نہیں جاگتی.....؟ کیا ہو گیا ہے ہماری عقلوں کو.....؟ یہ بھی شیطان کی ایک بہت بڑی چال ہے۔

درحقیقت ہم لوگ مرنا بھول چکے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم! اگر ہمیں اللہ کے سامنے پیش ہونے کا خوف ہوتا اور جنت کے حصول کی تڑپ ہوتی تو آج اپنی بچیوں کی ایسی تربیت نہ کرتے۔ ابا جان! ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اسے جہنم میں جانے کا حکم دیا گیا تو اس شخص کی نیک بچیاں اس سے چمٹ گئیں، رونے اور شور کرنے لگیں اور اللہ سے فریاد کی کہ ''اے اللہ! ہمارے باپ نے دنیا میں ہم پر بڑا احسان کیا اور ہماری تربیت میں بہت مشقت اٹھائی'' اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر رحم فرما کر اسے بخش دیا''۔ (معارف القرآن ج5 ص596)

ابا جان! کاش میں یہ بات پوری دنیا کے والدین تک پہنچا سکوں۔ میں اُمتِ محمدیہ ﷺ کی ایک ایک بیٹی کے باپ سے التجا کرتا ہوں کہ اللہ کے واسطے.....!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج وقت ہے.....آج میری بات پر تھوڑا سا غور کرلو.....ورنہ پچھتاؤ گے.....بہت پچھتاؤ گے..... سنیں.....! اس شخص کو جہنم میں جانے کا حکم ہوا اور اس کی نیک بچیاں اس کو جنت میں لے گئیں۔ پھر سنیں.....! یہ نہ ہو کہ ہمیں جنت میں جانے کا حکم ہو اور اللہ نہ کرے کہ ہماری بچیاں بھی ہمارے پاؤں سے چمٹ جائیں اور جھگڑا کریں کہ پروردگار! اس باپ کے خریدے ہوئے شیطانی آلات سے ہم نے بے پردگی سیکھی .....آوارگی سیکھی.....ہمارے باپ کو ہماری بے راہ روی کا علم تھا.....مگر اس نے ساری عمر ہمیں کبھی کسی بری حرکت سے منع نہیں کیا اور نہ ہی اس گھر کو ان نحوستوں سے پاک کرنے کی کوشش کی.....اے اللہ! یہ ہمارا باپ شادی بیاہ کے موقع پر ہم سے نئے کپڑوں اور جوتوں کے متعلق تو پوچھا کرتا تھا مگر.....ہم نماز نہیں پڑھتی تھیں .....کبھی نہیں پوچھا.....ہم قرآن نہیں پڑھتی تھیں.....کبھی نہیں کہا.....ہم پردہ نہیں کرتی تھیں.....کبھی نہیں روکا.....اے اللہ! آج ہم نے اپنے اس باپ کو جنت میں نہیں جانے دینا۔

ابا جان! کیا حشر ہوگا اس بدنصیب باپ کا.....؟ ہے کوئی خوش نصیب باپ جو اس انجام سے ڈر جائے.....؟ ہے کوئی جنت میں جانے کا خواہش مند باپ جو میری اس بات پر غور کرے.....؟ اگر نہیں.....تو یہ بھی شیطان کی ایک چال ہے۔

پھر کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں موسیقی روح کی غذا ہے اور اس سے روح کو سکون ملتا ہے۔ کوئی مسلمان تو اس قسم کی بات نہیں کہہ سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں اس کا اعلان فرما دیا ہے'' آگاہ رہو.....صرف اللہ کے ذکر (قرآن مجید / نماز اور ذکر) سے ہی سکونِ قلب ملتا ہے'' (الرعد)۔ اور پھر اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے.....؟ ہاں! اگر پھر بھی کوئی نہ مانے تو میں پوچھتا ہوں ان بہن بھائیوں سے کہ اس وقت کیا ہوتا ہے جب ان کے ماں باپ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہوتے ہیں یا ان کی میت گھر پڑی ہوتی ہے.....اس وقت تو بڑا صدمہ ہوتا ہے.....اس وقت تو روح کو سکون کی بہت ضرورت ہوتی ہے.....اگر وہ اپنے قول میں سچے ہیں تو لگائیں اپنی ماں کے مرنے پر اونچی آواز میں گانے.....

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ

دنیا بھر میں یکساں مقبول

اشاعت : 35 لاکھ

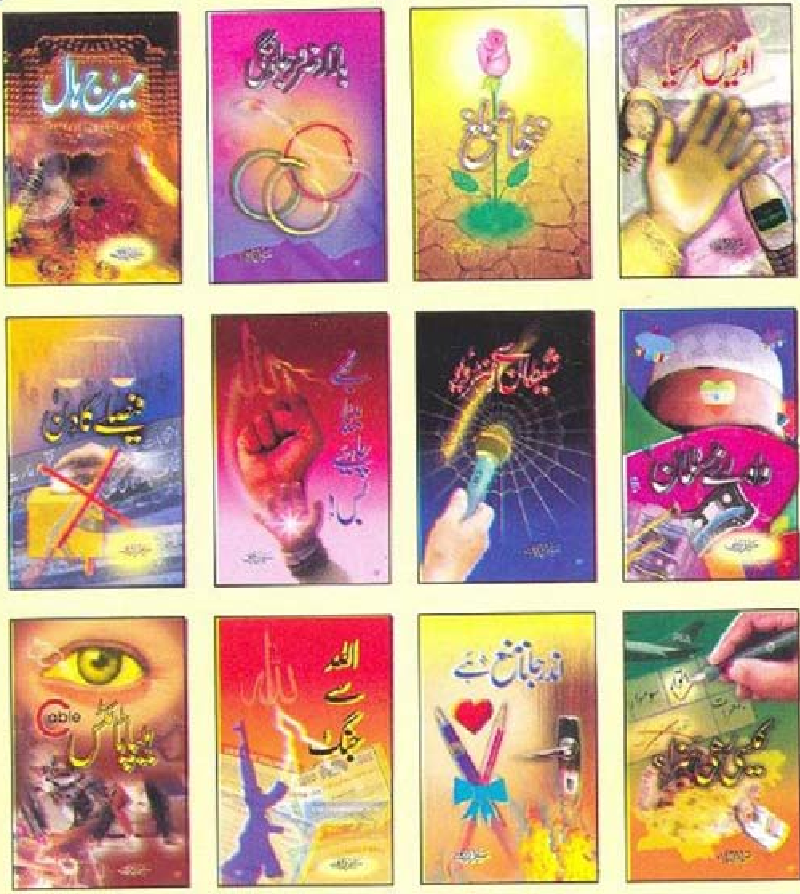

خود پڑھیں ، بچوں کو پڑھائیں
اور دوسروں کو پیار سے ترغیب دیں

صُفّہ

دعوتِ اصلاح

پوسٹ بکس نمبر 7 گوجرانوالہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ